سنہ ۱۹۴۰ء کی مردم شماری اور اُردو

حامیان اردو کو مولانا عبدالحق کا ضروری انتباہ

مولانا عبدالحق صاحب سکرٹری انجمن ترقی اردو نے "ہماری زبان" کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل اہم نوٹ قلمبند فرمایا ہے۔

سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے انتظام ابھی سے ہورہے ہیں۔ مردم شماری کی رپورٹ بہت کارآمد ہوتی ہے، اقتصادی، لسانی، معاشرتی امور پر بحث کرتے وقت اسی رپورٹ سے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔ خاص کر زبان کے اعداد و شمار کا اس کے سوا کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ ان اعداد کی صحت پر ہماری بحثوں اور نتیجوں کی صحت مبنی ہے۔ لیکن پچھلی مردم شماریوں کے تجربے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ شمار کنندے بے پروائی یا جانب داری سے اس معاملہ میں صحت کا خیال نہیں کرتے۔ اور اپنی زبان کی تعداد زیادہ دکھانے کی خاطر غلط اندراج کردیتے ہیں۔ اس میں زیادہ تر گھاٹے میں وہ قومیں رہتی ہیں جو اقلیت میں ہیں کیونکہ شمار کنندوں کی زیادہ تر تعداد اس قوم کی ہوتی ہے جو اکثریت میں ہے۔ گذشتہ مردم شماری کا ذکر ہے کہ ہمارے ایک انجنیر دوست جو بہت قابل شخص ہیں مردم شماری کی شب کو سفر میں تھے جب ریل بڑودہ پہنچی تو شمار کنندے نے مسافروں کا اندراج کرنا شروع کیا۔ انجنیر صاحب کے پاس بھی آیا اور نام وغیرہ پوچھکر خانہ پُری کرنے لگا۔ جب زبان کا خانہ آیا تو پوچھا کہ آپ کی مادری زبان کیا ہے انھوں نے کہا اردو لیکن اس دیدہ دلیری کو دیکھیے کہ اس نے بجائے اردو کے ہندی لکھدی۔ اتفاق سے انجنیر صاحب گجراتی حروف جانتے تھے انھوں نے اعتراض کیا کہ یہ تم نے کیا کیا میں نے اردو کہا تھا اور تم نے ہندی لکھدی۔ کہنے لگا یہ تو معمولی سی بات ہے آپ اس پر کیوں حجت کرتے ہیں انھوں نے کہا یہ معمولی بات نہیں ہے جو میں نے کہی ہے تمہیں وہی لکھنا پڑیگا اس نے نہ مانا اور جب انھوں نے بہت اصرار کیا اور ذرا سختی برتی تو کہنے لگا ہمیں ایسی ہی ہدایت ہوئی ہے اس پر انجنیر صاحب نے کہا اگر یہ بات ہے تو آگے میں تمہیں اپنی نسبت کچھ نہیں بتاؤنگا تمہارا جو جی چاہے لکھ لو۔ اس نے ذرا تیز ہو کر کہا کہ یہ جرم ہے اور اگر آپ نہیں بتائینگے تو میں پولیس کو اطلاع دونگا انھوں نے کہا کہ جرم کا ارتکاب تم نے کیا ہے کہ اندراج میں غلط بیانی کی جب اس نے دیکھا کہ یہ آدمی بے ڈھب ہے تو اس نے مجبوراً ہندی کاٹ کر اردو لکھدی۔ جب ایک ذی حیثیت اور قابل شخص کے ساتھ یہ برتاؤ ہوا تو آپ قیاس کرسکتے ہیں کہ دوسروں اور خاصکر اَن پڑھ لوگوں کے حق میں کیسی کچھ ناانصافی نہ ہوتی ہوگی وہ نہ لڑسکتے ہیں اور نہ پڑھ سکتے ہیں۔

چونکہ اس زمانے میں زبان کا مسئلہ بہت اہم ہوگیا ہے اور ہندی اردو کے جھگڑے کی وجہ سے دلوں میں صفائی نہیں رہی اسلئے ہر ایک سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی لہذا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ابھی سے آگاہ کردوں کہ مردم شماری کے وقت اس کی خاص احتیاط کی جائے اور اس امر کی نگرانی رکھی جائے کہ لکھنے والے نے زبان کے خانے میں وہی لکھا ہے جو آپ نے بتایا تھا کچھ اور تو نہیں لکھدیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مردم شماری کے گوشواروں میں زبان کے دو خانے ہوتے ہیں ایک مادری زبان کا اور دوسرا دوسری زبان کا اگر آپ کی مادری زبان اردو ہے تو اس خانہ میں اردو لکھوائی جائے اور اگر آپ کی مادری زبان کچھ اور ہے لیکن آپ اردو بھی جانتے ہیں تو دوسرے خانہ میں اردو لکھوائیے اور دیکھ لیجئے کہ اردو لکھی ہے یا نہیں۔

جناب شیخ حاجی عبدالوہاب صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ محدث دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا۔